مال شرکت کو کسی دوسرے کام میں لگانا کیسا؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرا تین سے چار آئٹمز میں پارٹنر شپ پر کام چل رہا ہے۔ جس میں سے ایک پیمپرز کا کام ہے جس میں میرے ساتھ تین پارٹنرز ہیں۔ اسی طرح ایک کولڈ ڈرنکس کا کام ہے، جس میں دو پارٹنرز ہیں۔ اسی طرح ایک دو اور کام ہیں جن میں بھی پارٹنرز ہیں۔ اور ان مختلف کاموں سے آنے والی آمدن کا ریکارڈ بھی میرے پاس موجود ہوتا ہے اور ہر آئٹم کا حساب کتاب اور نفع نقصان الگ الگ تقسیم کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات مجھے کسی ایک آئٹم مثلا پیمپرز پر اچھا ڈسکاؤنٹ مل رہا ہوتا ہے جس کے سبب مجھے اس میں زیادہ انویسٹمنٹ کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ تو میں اب اس مشترکہ مال (جو مختلف آئٹمز سے حاصل ہوا) میں سے پیمپرز کی خریداری میں انویسٹ کر دیتا ہوں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ میرا اس طرح **مختلف کاموں سے آنے والی آمدن کا کسی ایک آئٹم میں انویسٹمنٹ کرنا کیسا؟ اور اگر میں سب آئٹمز کے اپنے شرکاء سے صراحتاً اجازت لے لوں تو کیا یہ درست رہے گا؟**

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

آپ نے جو تفصیل بتائی اس کے مطابق آپ کا ہر آئٹم کا کاروبار ایک جداگانہ کاروبار ہے۔ اسی لئے آپ ہر ایک کا نفع و نقصان کا حساب کتاب بھی الگ رکھتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں جب ایک آئٹم کی آمدن، دوسرے آئٹم کے کاروبار میں لگائیں گے تو یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے ایک کاروبار کا مال دوسرے کاروبار میں لگا دیا۔ اور یہ اس غرض سے ہوتا ہے کہ وہ رقم آپ اس کاروبار کو واپس بھی کریں گے، تو یہ قرض کی ایک صورت بنتی ہے۔ گویا آپ ایک کاروبار کی رقم بطور قرض دوسرے کاروبار میں لگاتے ہیں۔ لیکن شرعی اصول یہ ہے کہ شریک (پارٹنر) کو دوسرے شرکاء کی صریح اجازت کے بغیر مالِ شرکت میں سے قرض لینے کی اجازت نہیں اور نہ ہی ایسا کام کرنے کی اجازت ہے جس سے

مال کا تلف کرنا لازم آئے ، **لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ کا اپنے شرکاء سے اجازت لیے بغیر اس طرح ایک کاروبار کا مال دوسرے کاروبار میں صرف کرنا، جائز نہیں۔**

البتہ اگر آپ سب آئٹمز کے اپنے شرکاء سے صراحتاً اس طرح کرنے کی اجازت لے لیں تو پھر آپ کا اس طرح کرنا درست ہو جائے گا۔ لیکن کس کاروبار کی کتنی رقم قرض کے طور پر دوسرے کاروبار میں صرف ہوئی، اس کا حساب کتاب رکھنا اور پھر واپس اسی کاروبار میں اتنی رقم ڈالنا آپ کی ذمہ داری ہوگی۔

درر الحکام، تنویر الابصار مع در مختار میں ہے : والللفظ للتنویر "ولا یجوز لھما فی عنان ومفاوضة---الھبة---ولا القرض الا باذن شریکه اذنا صریحا فیه---وکذا کل ما کان اتلافا للمال" **یعنی : شریکِ عنان و مفاوضہ کیلئے بغیر دوسرے شریک کی صریح اجازت کے ہبہ، قرض دینا جائز نہیں اور نہ ہی ہر وہ کام جائز ہے کہ جس میں مال کو تلف کرنا پایا جائے۔ ملتقطا** (تنویر الابصار مع در مختار، کتاب الشرکۃ، جلد 4، صفحہ 318، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت رد المحتار میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں : "قوله: ولا القرض ای الاقراض فی ظاھر الروایة" **یعنی : صاحب تنویر الابصار کا قول "ولا القرض" سے مراد کسی کو مال شرکت میں سے قرضہ دینا جائز نہیں ظاہر الروایۃ کے مطابق۔** (رد المحتار، کتاب الشرکۃ، جلد 4، صفحہ 318، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

قرض کی تعریف کے متعلق النہایہ فی شرح الہدایہ اور تنویر الابصار مع در مختار میں ہے : واللفظ للآخر "القرض (هو) لغة: ما تعطيه لتتقاضاه، وشرعا: ما تعطيه من مثلي لتتقاضاه" **یعنی : لغت میں قرض : وہ چیز ہے جو کسی کو دی جائے تاکہ بعد میں واپسی کا تقاضا کیا جا سکے اور شرعاً : قرض اس معاہدے کو کہتے ہیں جس میں کوئی شخص کسی دوسرے کو ایسی چیز دیتا ہے جو مثلی ہو، تاکہ وہ بعد میں ویسی ہی چیز اس سے واپس لینے کا مطالبہ کر سکے۔** (تنویر الابصار مع در مختار، فصل فی القرض، جلد 5، صفحہ 161، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ شریف میں سیدی اعلی حضرت، امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں : "**بزازیہ و بحر الرائق و رد المحتار و تنویر الابصار و سراج وہاج وغیرہ میں ہے :** الھبة والقرض وما کان اتلافا للمال او تملیکا من غیر عوض فانه لا یجوز مالم یصرح به نصا اھ اقول: ھذا افادون فی شریکی العنان والمفاوضة مع ان کلا منھما وکیل عن صاحبه وماذون التصرف فی المال من جانبه" **یعنی : ہبہ اور قرض اور جس صورت میں مال کو تلف کرنا یا بغیر عوض کے مالک بنانا پایا جائے ان صورتوں میں جب تک صراحتًا تصرف کی اجازت نہ دی گئی ہو ان میں تصرف**

کرنا، جائز نہیں اھ، میں کہتا ہوں یہ ممانعت شرکت عنان ومفاوضہ میں ہے باوجودیکہ ان میں ہر ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے اور ہر ایک کو دوسرے کی طرف سے تصرف کی اجازت ہوتی ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ344، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جو رقم میں امین ہو وہ صاحبِ مال کی اجازت سے بطورِ قرض تصرف کرسکتا ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ شریف میں سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے مدرسے کے چندے میں تصرف کرنے کے متعلق سوال ہوا جس کے جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: "زرِ امانت میں اس کو تصرف حرام ہے۔۔۔ اگر کرے گا امین نہ رہے گا اور تاوان دینا آئے گا۔۔۔ ہاں چندہ دہندہ اجازت دے جائیں تو حرج نہیں، اس حالت میں جب سیٹھ تصرف کرے گا روپیہ امانت سے نکل کر اس پر قرض ہوجائے گا جو عند الطلب دینا آئے گا اگرچہ کوئی میعاد مقرر کردی ہو۔"

(فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ166، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد ساجد عطاری

مصدق: مفتی ابوالحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: NRL-0318

تاریخ اجراء: 25ذوالحجۃ الحرام1446ھ/23جون2025ء